بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صرف قبرِ اطہر کی زیارت کی نیت سے سفر کرنے کا حکم

سوال:

محترم ومکرم متکلمِ اسلام مولانا محمد الیاس گھمن دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کسی شخص کا ارادہ صرف اور صرف پاک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی قبرِ مطہر کی زیارت ہو، نہ مسجدِ نبوی میں نماز پڑھنا مقصود ہو اور نہ ہی وہاں دعا کرنے کی غرض ہو، نہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام بھیجنا مقصد ہو۔ اس کا ارادہ محض یہ ہو کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی زیارت کرلوں اور زیارت کرکے واپس آجاؤں۔

اس نیت کے ساتھ کیے جانے والے سفر کے متعلق علماء کی کیا رائے ہے خصوصاً علمائے دیوبند کی؟

سائل: مولانا ساجد خان نقشبندی، کراچی

جواب:

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

اولاً تین امور ملاحظہ ہوں:

امرِ اول: زیارت سے متعلق روایات

سب سے پہلے روضہ مبارک (علی صاحبھا الصلاۃ والسلام) کی زیارت سے متعلق مروی احادیث ملاحظہ ہوں کیونکہ سوال کا جواب انہی کے ملاحظہ کرنے پر منحصر ہے۔

[1]: امام ابو الحسن علی بن عمر بن احمد البغدادی الدارقطنی رحمہ اللہ (ت385ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ زَارَ قَبْرِيْ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِيْ." [1]

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری قبر کی زیارت کی، اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

---

[1] سنن الدار قطنی: رقم الحدیث 194 باب المواقیت

فائدہ: اس حدیث کی سند حسن درجہ کی ہے۔[2]

[2]: امام ابو القاسم سلیمان بن احمد بن ایوب الشامی الطبرانی رحمہ اللہ (ت360ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ جَاءَنِي زَائِرًا لَا يَعْلَمُهُ حَاجَةً إِلَّا زِيَارَتِي كَانَ حَقًّا عَلَيَّ أَنْ أَكُوْنَ لَهُ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.[3]

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص میری زیارت کے لیے آئے اور اس کا کوئی اور مقصد نہ ہو سوائے میری زیارت کے، تو میرے ذمہ یہ حق بنتا ہے کہ میں قیامت کے دن اس کے لیے شفاعت کروں۔

فائدہ: یہ حدیث کئی طرق سے مروی ہے، ان طرق میں اگرچہ کچھ ضعف ہے لیکن تمام طرق من حیث المجموع سے یہ روایت درجہ مقبول کو پہنچ جاتی ہے۔[4]

[3]: امام ابو الحسن علی بن عمر بن احمد البغدادی الدارقطنی رحمہ اللہ (ت385ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِي بَعْدَ وَفَاتِي فَكَأَنَّمَا زَارَنِي فِي حَيَاتِي.[5]

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے حج کیا، پھر میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی، تو گویا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔

فائدہ: یہ روایت کئی طرق سے مروی ہے۔ مجموعہ طرق کی وجہ سے مقبول قرار پاتی ہے۔[6]

---

[2] قال الدكتور تقي الدين الندوي: أخرجه الدارقطني وابن خزيمة وسنده حسن. (التعلیق علی موطا محمد: ج3 ص448)

[3] المعجم الکبیر للطبرانی: ج10 ص432 رقم الحدیث 12971

[4] قال ابن حجر العسقلانی رحمہ اللہ: طُرُقُ هٰذَا الْحَدِيثِ كُلُّهَا ضَعِيفَةٌ لٰكِنْ صَحَّحَهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ أَبُو عَلِيِّ بْنُ السَّكَنِ فِي إِيرَادِهِ إِيَّاهُ فِي أَثْنَاءِ السُّنَنِ الصِّحَاحِ لَهُ وَعَبْدُ الْحَقِّ فِي الْأَحْكَامِ فِي سُكُوتِهِ عَنْهُ وَالشَّيْخُ تَقِيُّ الدِّينِ السُّبْكِيُّ مِنَ الْمُتَأَخِّرِينَ بِاعْتِبَارِ مَجْمُوعِ الطُّرُقِ. (التلخیص الحبیر: ج2 ص569)

[5] سنن الدار قطنی: رقم الحدیث 192 باب المواقیت

[6] علامہ سبکی رحمہ اللہ نے اس حدیث کے گیارہ طرق ذکر کیے ہیں۔ (دیکھیے شفاء السقام للسبکی: ص114 تا 124)۔ نیز اس کے ایک راوی حفص بن سلیمان پر کلام کیا گیا تو علامہ سبکی رحمہ اللہ نے اسے مبالغہ پر مبنی قرار دیا اور اسے

[4]　امام ابو داؤد سلیمان بن داؤد بن الجارود الطیالسی رحمہ اللہ (ت204ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: مَنْ زَارَ قَبْرِي ، أَوْ قَالَ : مَنْ زَارَنِي كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا ، أَوْ شَهِيدًا وَمَنْ مَاتَ فِي أَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بَعَثَهُ اللهُ فِي الْآمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.[7]

ترجمہ:　حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے میری قبر کی زیارت کی، یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا کہ جس نے میری زیارت کی، میں اس کے لیے شفاعت کرنے والا یا گواہ بنوں گا، اور جو شخص حرمین میں سے کسی ایک میں وفات پائے، اللہ اسے قیامت کے دن امن پانے والوں میں اٹھائے گا۔

فائدہ:　اس روایت سے علامہ ابو الیمن عبد الصمد بن عبد الوہاب ابن عساکر رحمہ اللہ (ت686ھ)، علامہ تقی الدین علی بن عبد الکافی ابن علی السبکی رحمہ اللہ (ت756ھ)، امام نور الدین ابو الحسن علی بن عبد اللہ بن احمد السمہودی الشافعی رحمہ اللہ (ت911ھ) نے استدلال کیا ہے جو اِن حضرات کے ہاں اس حدیث کی صحت کی دلیل ہے۔[8]

[5]:　امام ابو الحسن علی بن عمر بن احمد البغدادی الدارقطنی رحمہ اللہ (ت385ھ) روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ حَاطِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ زَارَنِي بَعْدَ مَوْتِي ، فَكَأَنَّمَا زَارَنِي فِي حَيَاتِي.[9]

ترجمہ:　حضرت حاطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی، تو گویا اس نے میری زندگی میں مجھے زیارت کی۔

فائدہ:　اس روایت سے علامہ ابو الیمن عبد الصمد بن عبد الوہاب ابن عساکر رحمہ اللہ (ت686ھ)، علامہ تقی الدین علی بن عبد الکافی ابن علی السبکی رحمہ اللہ (ت756ھ)، امام نور الدین ابو الحسن علی بن عبد اللہ بن احمد السمہودی الشافعی رحمہ اللہ (ت911ھ) اور علامہ حسن

"صالح" ثابت کیا۔ (دیکھیے شفاء السقام للسبکی: ص124) نیز اس روایت کا ایک متابع امام طبرانی رحمہ اللہ کی معجم کبیر اور اوسط سے ذکر کیا۔ مجموعی طور پر یہ روایت مقبول ہے۔ وللہ الحمد

[7]　مسند ابی داؤد الطیالسی: ج1 ص66 رقم الحدیث 65

[8]　اتحاف الزائر لابن عساکر: ص23، شفاء السقام للسبکی: ص171، وفاء الوفاء للسمھودی: ج4 ص173

[9]　سنن الدار قطنی: رقم الحدیث 193 باب المواقیت

بن عمار بن علی الشرنبلالی الحنفی رحمہ اللہ (ت 1069ھ) نے استدلال کیا ہے جو ان حضرات کے ہاں اس حدیث کی صحت کی دلیل ہے۔[10]

زیارتِ قبر مبارک سے متعلق ان روایات کے علاوہ بھی کئی روایات ہیں جو شفاء السقام للسبکی، وفاء الوفاء للسمھودی وغیرہ میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

امر ثانی: اسلاف واکابرینِ امت کے اقوال

اس عنوان کے تحت اسلاف واکابرینِ امت کے اقوال کا جائزہ لیں گے کہ ان کا روضہ رسول کی حاضری سے متعلق نقطہ نظر کیا ہے۔

[1]: امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت الکوفی رحمہ اللہ (ت 150ھ)

شیخ عبد الحق بن سیف الدین بن سعد اللہ البخاری الدھلوی الحنفی رحمہ اللہ (ت 1052ھ) لکھتے ہیں:

زیارتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نزد ابی حنیفہ رحمہ اللہ از افضل مندوبات واوکد مستجبات است قریب بدرجہ واجبات۔[11]

ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک افضل مندوبات اور مؤکد مستحبات میں سے ہے، جو واجبات کے درجے کے قریب ہے۔

[2]: علامہ ابو الیمن عبد الصمد بن عبد الوہاب ابن عساکر رحمہ اللہ (ت 686ھ)

آپ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

ثُمَّ يَنْوِي زِيَارَتَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَإِنَّهُ مَنْ حَجَّ وَلَمْ يَزُرْهُ فَقَدْ جَفَاهُ.[12]

ترجمہ: پھر زائر؛ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی نیت کرے، کیونکہ جس نے حج کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نہ کی، تو بے شک اس نے آپ علیہ اسلام بے رُخی برتی۔

[3]: علامہ تقی الدین علی بن عبد الکافی ابن علی السبکی رحمہ اللہ (ت 756ھ)

آپ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

فَسَفَرُ بِلَالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي زَمَنِ صَدْرِ الصَّحَابَةِ، وَرَسُولُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي زَمَنِ صَدْرِ التَّابِعِينَ مِنَ الشَّامِ إِلَى الْمَدِينَةِ؛ لَمْ يَكُنْ إِلَّا لِلزِّيَارَةِ وَالسَّلَامِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنِ الْبَاعِثُ عَلَى السَّفَرِ غَيْرُ ذٰلِكَ. لَا مِنْ أَمْرِ

---

[10] اتحاف الزائر لابن عساکر: ص27، شفاء السقام للسبکی: ص173، وفاء الوفاء للسمھودی: ج4 ص169، نور الایضاح للشرنبلالی: ص187

[11] جذب القلوب الی دیار المحبوب: ص194

[12] اتحاف الزائر لابن عساکر: ص19

الدُّنْيَا وَلَا مِنْ أَمْرِ الدِّينِ، لَا مِنْ قَصْدِ الْمَسْجِدِ وَلَا مِنْ غَيْرِهِ.

وَإِنَّمَا قُلْنَا ذٰلِكَ: لِئَلَّا يَقُوْلَ بَعْضُ مَنْ لَا عِلْمَ لَهٗ: إِنَّ السَّفَرَ لِمُجَرَّدِ الزِّيَارَةِ لَيْسَ بِسُنَّةٍ، وَسَنَتَكَلَّمُ عَلٰى بُطْلَانِ ذٰلِكَ فِي مَوْضِعِهِ.[13]

ترجمہ: حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا صحابۂ کرام کے ابتدائی دور میں (روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے) سفر کرنا، اور عمر بن عبد العزیز کے قاصد کا تابعین کے ابتدائی دور میں شام سے مدینہ کا سفر کرنا یہ محض نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور سلام پیش کرنے کے لیے تھا۔ اس سفر کا محرک اس کے سوا کوئی اور چیز نہ تھی؛ نہ دنیا کا کوئی معاملہ، نہ دین کا کوئی مسئلہ، نہ مسجد نبوی کی زیارت کا ارادہ اور نہ ہی کوئی اور سبب۔ ہم نے یہ بات اس لیے کہی تاکہ کوئی جاہل شخص یہ نہ کہہ دے کہ "محض زیارت کے لیے سفر کرنا سنت نہیں ہے"، ہم اس شخص کے اس قول کے بطلان پر (آگے جاکر) اپنے مقام پر گفتگو کریں گے۔

[4]: علامہ کمال الدین محمد بن عبد الواحد ابن الہمام الحنفی رحمہ اللہ (ت 861ھ)

آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَالَ مَشَايِخُنَا رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى : مِنْ أَفْضَلِ الْمَنْدُوبَاتِ وَفِي مَنَاسِكِ الْفَارِسِيِّ وَشَرْحِ الْمُخْتَارِ: أَنَّهَا قَرِيبَةٌ مِنَ الْوُجُوبِ لِمَنْ لَهٗ سِعَةٌ.[14]

ترجمہ: ہمارے مشایخ رحمہم اللہ تعالیٰ نے فرمایا: روضہ اطہر کی زیارت افضل مستحبات میں سے ہے، اور مناسک الفارسی اور شرح المختار میں ہے کہ جس کے پاس استطاعت ہو، اس کے لیے یہ وجوب کے قریب ہے۔

علامہ ابن الہمام رحمہ اللہ اس بارے میں اپنی رائے یوں نقل کرتے ہیں:

وَالْأَوْلٰى فِيْمَا يَقَعُ عِنْدَ الْعَبْدِ الضَّعِيفِ تَجْرِيدُ النِّيَّةِ لِزِيَارَةِ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... لِأَنَّ فِي ذٰلِكَ زِيَادَةَ تَعْظِيمِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِجْلَالِهِ، وَيُوَافِقُ ظَاهِرَ مَا ذَكَرْنَاهُ مِنْ قَوْلِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ "لَا تَعْمَلُهُ حَاجَةٌ إِلَّا زِيَارَتِي".[15]

ترجمہ: جو موقف اس بندہ ناتواں کے ہاں زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ زائر اپنی نیت خالص طور پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت کے لیے کرے... کیونکہ اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور تکریم میں اضافہ ہے، اور یہ اس حدیث کے ظاہر مفہوم کے مطابق بھی ہے جو ہم نے پہلے بیان کی ہے کہ آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: "اس

[13] شفاء السقام للسبکی: ص190

[14] فتح القدیر شرح الہدایہ لابن الہمام: ج6 ص246 مسائل منثورۃ

[15] فتح القدیر شرح الہدایہ لابن الہمام: ج6 ص246 مسائل منثورۃ

زائر کا کوئی اور مقصد نہ ہو سوائے میری زیارت کے۔"

[5]: امام نور الدین ابو الحسن علی بن عبد اللہ السمہودی الشافعی رحمہ اللہ (ت 911ھ)

آپ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وَالْحَنَفِيَّةُ قَالُوا: إِنَّ زِيَارَةَ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَفْضَلِ الْمَنْدُوْبَاتِ وَالْمُسْتَحَبَّاتِ، بَلْ تَقْرُبُ مِنْ دَرَجَةِ الْوَاجِبَاتِ، وَكَذٰلِكَ نَصَّ عَلَيْهِ الْمَالِكِيَّةُ وَالْحَنَابِلَةُ.[16]

ترجمہ: حنفیہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت افضل ترین مندوبات اور مستحبات میں سے ہے، بلکہ یہ واجبات کے درجے کے قریب ہے۔ اسی طرح مالکیہ اور حنابلہ نے بھی اس کی تصریح کی ہے۔

[6]: شہاب الدین ابو العباس امام احمد بن محمد القسطلانی المصری رحمہ اللہ (ت 923ھ)

آپ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

اِعْلَمْ أَنَّ زِيَارَةَ قَبْرِهِ الشَّرِيفِ مِنْ أَعْظَمِ الْقُرُبَاتِ، وَأَرْجَى الطَّاعَاتِ، وَالسَّبِيلِ إِلٰى أَعْلَى الدَّرَجَاتِ.[17]

ترجمہ: خوب جان لیجیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت سب سے بڑی نیکیوں میں سے ہے، سب سے زیادہ امید افزا عبادات میں سے ہے، اور بلند ترین درجات کے حصول کا ذریعہ ہے۔

[7]: علامہ شہاب الدین ابو العباس احمد بن محمد ابن حجر الہیثمی المکی رحمہ اللہ (ت 974ھ)

آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَلِلْمَجِيءِ مِنْ بُعْدٍ وَمِنْ قُرْبٍ أَنَّ تَمْحِيْضَ الْقَصْدِ وَتَجْرِيدَهُ لِلزِّيَارَةِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُضَمَّ إِلَيْهِ قَصْدُ مَا ذُكِرَ قُرْبَةٌ عَظِيمَةٌ وَمَرْتَبَةٌ شَرِيْفَةٌ، وَأَنَّهُ لَا مَحْظُوْرَ فِيْهِ بِوَجْهٍ.[18]

ترجمہ: روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے دور سے یا قریب سے آنے والے ہر شخص کے لیے یہ بات عظیم قربت اور بلند مرتبے کا باعث ہے کہ اپنے ارادے کو خالص رکھے اور محض زیارت کا قصد کرے بغیر اس کے کہ اس قصد میں مذکورہ چیزوں (مسجد نبوی کی زیارت اور اس میں نماز کی ادائیگی کا قصد) میں سے کوئی چیز شامل ہو، اور اس طرزِ عمل میں کسی بھی پہلو سے کوئی ممانعت نہیں ہے۔

---

[16] وفاء الوفاء للسمہودی: ج4 ص190

[17] المواھب اللدنیۃ للقسطلانی: ج3 ص587

[18] الجوھر المنظم فی زیارۃ القبر الشریف النبوی المکرم لابن حجر المکی: ص24

[8]: علامہ حسن بن عمار بن علی الشرنبلالی الحنفی رحمہ اللہ (ت 1069ھ)

آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

زِيَارَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرَبِ وَأَحْسَنِ الْمُسْتَحَبَّاتِ، بَلْ تَقْرُبُ مِنْ دَرَجَةِ مَا لَزِمَ مِنَ الْوَاجِبَاتِ.[19]

ترجمہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت افضل ترین نیکیوں اور بہترین مستحبات میں سے ہے، بلکہ یہ واجبات میں شامل لازم امور کے درجہ کے قریب ہے۔

[9]: شیخ عبد الرحمٰن بن محمد بن سلیمان الکَلِیبُولی الحنفی رحمہ اللہ (ت 1078ھ)

آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَمِنْ أَحْسَنِ الْمَنْدُوبَاتِ، بَلْ يَقْرُبُ مِنْ دَرَجَةِ الْوَاجِبَاتِ. زِيَارَةُ قَبْرِ نَبِيِّنَا وَسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ حَرَّضَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلٰى زِيَارَتِهٖ وَبَالَغَ فِي النَّدْبِ إِلَيْهَا.[20]

ترجمہ: بہترین مستحبات میں سے بلکہ واجبات کے درجے کے قریب ہے کہ ہمارے نبی اور سردار محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر کی زیارت کی جائے، اور نبی علیہ السلام نے اس کی ترغیب دی اور اس کی تاکید میں مبالغہ بھی فرمایا ہے۔

[10]: علامہ علاء الدین محمد بن علی بن محمد الحصکفی الحنفی رحمہ اللہ (ت 1088ھ)

آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَزِيَارَةُ قَبْرِهٖ مَنْدُوبَةٌ، بَلْ قِيْلَ: وَاجِبَةٌ لِمَنْ لَهٗ سَعَةٌ.[21]

ترجمہ: اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت مستحب ہے، بلکہ بعض علماء نے کہا ہے کہ جس کے پاس استطاعت ہو، اس کے لیے واجب ہے۔

[11]: علامہ احمد بن محمد بن اسماعیل الطحطاوی الحنفی رحمہ اللہ (ت 1231ھ)

آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلْأَوْلٰى فِي الزِّيَارَةِ تَجْرِيْدُ النِّيَّةِ لِزِيَارَةِ قَبْرِهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.[22]

ترجمہ: زیارت میں سب سے بہتر یہ ہے کہ نیت کو خالص طور پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت کے لیے مخصوص کیا جائے۔

---

[19] نور الایضاح للشرنبلالی: ص187

[20] مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحر: ج1 ص462

[21] الدر المختار لعلاء الدین الحصکفی: ج2 ص262

[22] حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح: ص486

امر ثالث: علمائے دیوبند کی آراء

[1]: حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمہ اللہ (ت1346ھ) المہند علی المفند کے ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں، سوال جواب دونوں ذکر کیے جاتے ہیں:

اَلسُّؤَالُ الْاَوَّلُ وَ الثَّانِيْ:

☼ مَا قَوْلُكُمْ فِيْ شَدِّ الرِّحَالِ إِلٰى زِيَارَةِ سَيِّدِ الْكَائِنَاتِ عَلَيْهِ أَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَ التَّحِيَّاتِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ؟

☼ أَيُّ الْأَمْرَيْنِ أَحَبُّ إِلَيْكُمْ وَ أَفْضَلُ لَدٰى اَكَابِرِكُمْ لِلزَّائِرِ هَلْ يَنْوِيْ وَقْتَ الْاِرْتِحَالِ لِلزِّيَارَةِ زِيَارَتَهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَوْ يَنْوِي الْمَسْجِدَ أَيْضًا وَقَدْ قَالَ الْوَهَابِيَّةُ: إِنَّ الْمُسَافِرَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ لَا يَنْوِيْ إِلَّا الْمَسْجِدَ النَّبَوِيَّ.

تَوْضِيْحُ الْجَوَابِ:

عِنْدَنَا وَ عِنْدَ مَشَايِخِنَا زِيَارَةُ قَبْرِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ (رُوْحِيْ فِدَاهُ) مِنْ أَعْظَمِ الْقُرُبَاتِ وَأَهَمِّ الْمَثُوْبَاتِ وَأَنْجَحَ لِنَيْلِ الدَّرَجَاتِ بَلْ قَرِيْبَةٌ مِّنَ الْوَاجِبَاتِ وَ إِنْ كَانَ حُصُوْلُهٗ بِشَدِّ الرِّحَالِ وَ بَذْلِ الْمُهَجِ وَ الْأَمْوَالِ. وَ يَنْوِيْ وَقْتَ الْاِرْتِحَالِ زِيَارَتَهٗ عَلَيْهِ اَلْفُ اَلْفِ تَحِيَّةٍ وَّ سَلَامٍ وَّيَنْوِيْ مَعَهَا زِيَارَةَ مَسْجِدِهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَ غَيْرِهٖ مِنَ الْبِقَاعِ وَ الْمُشَاهَدَاتِ الشَّرِيْفَةِ. بَلِ الْأَوْلٰى مَا قَالَ الْعَلَّامَةُ الْهُمَامُ ابْنُ الْهُمَامِ: أَنْ يُجَرِّدَ النِّيَّةَ لِزِيَارَةِ قَبْرِهٖ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ ثُمَّ يَحْصُلُ لَهٗ إِذَا قَدِمَ زِيَارَةَ الْمَسْجِدِ لِأَنَّ فِيْ ذٰلِكَ زِيَادَةَ تَعْظِيْمِهٖ وَ إِجْلَالِهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ. وَ يُوَافِقُهٗ قَوْلُهٗ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ جَاءَنِيْ زَائِرًا لَّا تَحْمِلُهٗ حَاجَةٌ إِلَّا زِيَارَتِيْ كَانَ حَقًّا عَلَيَّ أَنْ أَكُوْنَ شَفِيْعًا لَّهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ كَذَا نُقِلَ عَنِ الْعَارِفِ السَّامِيِّ الْمُلَّا جَامِيْ أَنَّهٗ أَفْرَدَ الزِّيَارَةَ عَنِ الْحَجِّ وَ هُوَ أَقْرَبُ إِلٰى مَذْهَبِ الْمُحِبِّيْنَ. [23]

ترجمہ: سید الکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے سفر کرنے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ آپ اور آپ کے اکابرین کے نزدیک زیارت کرنے والے کے لیے ان دو باتوں میں سے کون سی بات زیادہ پسندیدہ اور باعثِ فضیلت ہے کہ زیارت کرنے والا سفر کرتے وقت صرف آپ علیہ السلام کی زیارت کی نیت کرے یا مسجد نبوی کی زیارت کی نیت بھی کرے؟ حالانکہ وہابیہ تو یہ کہتے ہیں کہ شہر مدینہ کی طرف سفر کرنے والا شخص صرف مسجد نبوی کی نیت سے سفر کرے۔

جواب کی وضاحت: ہمارے اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت سید المرسلین (میری جان

---

[23] المہند علی المفند: ص

آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہو) کی قبر مبارک کی زیارت اعلیٰ درجہ کی قربت، نہایت ثواب اور بلند درجات کے حصول کا سبب بلکہ واجب کے قریب ہے گو یہ زیارت سفر کرنے اور جان و مال خرچ کرنے سے ہی نصیب ہو۔ نیز آدمی سفر کے وقت آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی نیت کرے اور ساتھ ہی مسجد نبوی اور دیگر متبرک مقامات اور زیارت گاہوں کی بھی نیت کرے بلکہ بہتر صورت تو وہ ہے جو علامہ ابن ہمام رحمہ اللہ نے بیان فرمائی ہے: کہ مدینہ منورہ جانے والا شخص خالص قبر رسول علیٰ صاحبھا الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی نیت کرے، پھر جب وہاں حاضری ہو گی تو مسجد نبوی کی بھی زیارت حاصل ہو جائے گی اس لیے کہ اس صورت میں آپ علیہ السلام کی تعظیم و تکریم زیادہ ہے۔ اس بات کی تائید خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان مبارک سے ہو رہی ہے کہ "ایسا شخص جو میری زیارت کی نیت سے آیا ہو اس کے علاوہ اس کی اور کوئی حاجت نہ ہو تو قیامت کے دن اس کی شفاعت کرنا میرے ذمہ ہے۔" ایسی ہی بات عارف عالی مقام ملا جامی رحمہ اللہ کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے حج کے سفر میں زیارت (روضہ رسول علیٰ صاحبھا الصلوٰۃ والسلام) کی مستقل نیت کی، اور یہی طرز مذہب عشاق سے زیادہ قریب ہے (کہ براہ راست قبر مبارک کی نیت کی جائے۔)

[2]: حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ (ت1362ھ) روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے متعلق ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں:

في رد المحتار عن اللباب والفتح وشرح المختار: انها قريبة من الوجوب لمن له سعة اھ۔ اس سے قول بالوجوب کے معنیٰ واضح ہو گئے، یعنی ہے تو مندوب مگر اور مندوبات سے زیادہ مہتم بالشان جس کو قرب وجوب سے تعبیر کیا ہے۔ پس دونوں قول متطابق ہو گئے۔ واللہ اعلم۔[24]

[3]: شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہ اللہ (ت1377ھ) فرماتے ہیں:

ہمارا اکابر زیارتِ مطہرہ کے لئے سفر کرتے کو نہ صرف جائز بلکہ افضل المستحبات اور قریب واجب قرار دیتے ہیں بلکہ محض زیارت کے لئے سفر کرنا جس میں اور کوئی دوسری قربت منوی اور ملحوظ نہ ہو افضل اور اعلیٰ قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ رسالہ زبدۃ المناسک مصنفہ حضرت گنگوہی قدس اللہ سرہ العزیز باب زیارت المدینۃ اس پر شاہدِ عدل ہے۔[25]

---

[24] امداد الفتاویٰ: ج2 ص201 حکم زیارت روضہ منورہ در حج

[25] نقشِ حیات از حضرت مدنی: حصہ اول، ص123

[4]: شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ (ت 1413ھ) لکھتے ہیں:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اطہر کی زیارت کے بغیر جو شخص واپس آجائے، حج تو اس کا ادا ہو گیا، لیکن اس نے بے مروتی سے کام لیا اور زیارت شریفہ کی برکت سے محروم رہا۔ یوں کہہ لیجئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اطہر کی زیارت کے لئے جانا ایک مستقل عمل مندوب ہے، جو حج کے اعمال میں تو داخل نہیں مگر جو شخص حج پر جائے اس کے لئے یہ سعادت حاصل کرنا آسان ہے۔[26]

[5]: فقیہ الامت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی رحمہ اللہ (ت 1416ھ) لکھتے ہیں:

"سوال: مدینہ طیبہ کی حاضری کے وقت مسجد نبوی کی زیارت کے قصد سے سفر کرے یا روضہ اطہر کی زیارت کا قصد مقدم ہونا چاہیے؟

الجواب حامداً ومصلیاً: روضہ اطہر کی زیارت کا قصد مقدم رکھے۔[27]

[6]: مفتی محمد رفیع عثمانی رحمہ اللہ (ت 1444ھ) لکھتے ہیں:

حج کے بعد اب اس سفر میں سب سے افضل اور سب سے بڑی سعادت سید الانبیاء، رحمۃ للعالمین رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس کی زیارت ہے۔[28]

مذکورہ بالا امورِ ثلاثہ کی روشنی میں ہمارا موقف:

روضہ رسول (علی صاحبہا الصلاۃ والسلام) کی زیارت سے متعلق احادیث مبارکہ، اکابرینِ امت کے اقوال اور علمائے دیوبند کی آراء کی روشنی میں ہمارا موقف یہ ہے کہ...

1: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا عظیم نیکی، قربِ الٰہی کا ذریعہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا موجب ہے۔

2: یہ سفر ان احادیث کا مقتضا بھی ہے جو اس باب میں وارد ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حق بھی ہے۔

3: زیارتِ روضہ پاک کا عظیم نیکی، قربِ الٰہی کا ذریعہ اور موجبِ شفاعت ہونا؛ نفسِ قصدِ زیارت کے ساتھ متعلق ہے، امورِ زائدہ (مسجد نبوی میں نماز، روضہ رسول کے پاس درود شریف وغیرہ) ان فوائد کے حصول کے لیے شرط نہیں، ہاں موجبِ اجر ضرور ہیں۔

4: بغیر کسی دیگر قصد کے؛ محض زیارتِ قبر مبارک کے قصد سے سفر کرنا آنحضرت صلی

[26] آپ کے مسائل اور ان کا حل: ج5 ص391

[27] فتاویٰ محمودیہ: ج10 ص441

[28] رفیقِ حج از مفتی محمد رفیع عثمانی: ص191 زیارتِ مدینہ منورہ

اللہ علیہ وسلم کی انتہائی تعظیم کا باعث ہے اور حدیث "لَا تَعْمَلُهُ حَاجَةٌ إِلَّا زِيَارَتِي" کے ظاہر کا مقتضیٰ بھی ہے جیسا کہ علامہ تقی الدین السبکی، علامہ ابن الہمام، علامہ ابن حجر الہیثمی المکی، علامہ طحطاوی اور حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمہم اللہ کی عبارات اس پر شاہد ہیں۔

واللہ اعلم بالصواب

18-مارچ2025ء